جملہ حقوق اضافہ و مکمل کتابت محفوظ ہیں۔

کفار و مشرکین شیعہ غیر مقلدین مغرب زدہ مسلمان اور جاہل طبقہ کے اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع دلچسپ

جوابات

مسمیٰ بہ

اشرف الجواب

اردو عکسی مکمل

منتخب از خطبات

تالیف

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ

اضافات

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب مفتی دار العلوم دیوبند

باہتمام

وقار علی ابن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور

اس کتاب کے جملہ حقوق وعکس کتابت محفوظ ہیں۔

اشرف الجواب

اردو عکسی مکمل

تصنیف — حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رح
اضافات — حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین مفتی دار العلوم دیوبند
طابع — وقار علی ابن مختار علی
مطبع — تھانوی آفسیٹ پرنٹرس
ناشر — مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور
کاتب — قمر الدین اعظمی
صفحات — ۶۲۴
سن طباعت عکسی ایڈیشن — اپریل ۱۹۹۰ء

ناشر

مکتبہ تھانوی دیوبند یوپی

فہرست مضامین حصہ اول

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
اسلام پر کئے گئے شبہات واعتراض کے	۵	کیا مسلمان کعبہ کی پرستش کرتے ہیں ؟	۱۷
مدلل جوابات عقل ونقل کی روشنی میں		کعبہ کی خصوصیت	۱۸
حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ	۶	کعبہ پر تجلیات الٰہی	۱۹
کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے ؟	۷	حجر اسود کو بوسہ دینے کی وجہ	
حضرت علی رضؓ کی زرہ کا واقعہ		حجر اسود کو بوسہ دینے کا راز	۲۰
قاضی کا فیصلہ	۸	غلامی کیا اسلام میں قابلِ اعتراض ہے؟	۲۱
قاضی کے فیصلہ پر مسرت	۹	مسئلہ غلامی کی اصل	
یہودی کا قبولِ اسلام		جیل رکھ کر راحت پہونچانا	۲۲
اہل یورپ کا خیال اور اس کی تردید	۱۰	محمود غزنوی کا ایک واقعہ	۲۳
قانون اسلام		اسلامی تعزیرات اعتراض اور اسکا جواب	۲۴
ہرمزان کا واقعہ		شریعت کی قدر وقیمت	۲۵
ہندوستان کی مثال	۱۱	کیا جنت و دوزخ کوئی چیز نہیں ہے؟	۲۶
مدینہ میں اسلام		مسلمان کیا رسول اللہ کو خدا تعالیٰ کے	
حبشہ میں اسلام	۱۲	برابر سمجھتے ہیں؟	۲۷
جہاد کا منشا		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشاعتِ اسلام	
کیا خدا اس پر قادر نہیں کہ کافر کی	۱۳	سے مقصود کیا اپنی تعظیم ہے ؟	۲۸
مغفرت کردے۔		محبت رسول کا حال	۲۹
اللہ تعالیٰ بغیر زبان کے کیسے کلام کرتا ہے	۱۵	محبت کا اثر	
شریعت میں کفر کی سزا دائمی عذاب		صحابہ کا عشق رسول	۳۰
جہنم کیوں ہے ؟		آنحضرت ﷺ کا طریقۂ کار	۳۱

کہ حضرت اس کو زندہ کر دو، آپ نے فرمایا کہ اس کی عمر تو ختم ہو چکی اب زندہ نہیں ہو سکتا۔ وہ رونے اور اصرار کرنے لگی تو آپ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور عرض کیا کہ اس لڑکے کو زندہ کر دیا جائے وہاں سے خطاب ہوا کہ اس کی تقدیر میں اور حیات نہیں، اس لئے اب زندہ نہیں ہو سکتا، تو حضرت غوث اعظم حق تعالیٰ سے کہتے ہیں ذرا ملاحظہ کیجئے۔ یہ حق تعالیٰ سے باتیں ہو رہی ہیں کہ حضرت آپ سے کہنے کی تو اس لئے ضرورت ہوئی کہ اس کی تقدیر میں اور حیات نہیں اور اس کی تقدیر میں کچھ اور زندگی ہوتی تو آپ سے کہنے کی کیا ضرورت تھی، پھر تو آپ مجبور ہو کر خود ہی زندہ کرتے (نعوذ باللہ منہ) وہاں سے حکم ہوا کہ پھر تقدیر کے خلاف تو نہیں ہو سکتا اس پر غوث اعظم کو جلال آ گیا، اور آپ نے قوت کشفیہ سے ملک الموت کو ٹٹولا کہ وہ کہاں ہیں آخر نظر آئے تو دیکھا کہ ایک تھیلے میں اس دن کے مردوں کی روحیں بھر کر لے جا رہے ہیں ابھی تک پیڈ کوارٹر نہ پہنچے تھے کہ غوث اعظم نے ان کو ٹوکا اور کہا کہ بڑھیا کے لڑکے کی روح واپس کر دو۔ تم اس کو نہیں لیجا سکتے، وہ انکار کرنے لگے۔ آپ نے وہ تھیلا ان کے ہاتھ سے چھین کر کھول دیا جتنی روحیں تھیں سب پھر پھر اڑ گئیں اور اس دن جتنے مردے مرے تھے سب زندہ ہو گئے، تو غوث اعظم نے حق تعالیٰ سے کہا کہ کیوں اب راضی ہو گئے ایک مردے کے زندہ کرنے پر راضی نہ ہوئے اب بہت جی خوش ہوا ہو گا۔ جب ہم نے سارے مردوں کو زندہ کر دیا توبہ توبہ۔ استغفر اللہ۔ کیا خدا تعالیٰ کے ساتھ اس طرح گفتگو کرنے کی کسی کو مجال ہے۔ مگر یہ سب حکایتیں جاہلوں نے گھڑی ہیں اور ان کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ غوث اعظم وہ کام کر سکتے ہیں جو خدا بھی نہیں کر سکتا۔ بھلا کچھ ٹھکانا ہے اس کفر کا جب جاہلوں نے غوث اعظم کو اس مرتبہ پر پہنچا دیا۔ تو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آثار طبیعہ اور لوازم بشریہ کو ذکر نہ کیا جاتا۔ تو نہ معلوم یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں پہونچاتے۔

(فناء النفوس فی رضاء القدوس ص)

(۹) بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا ہونے کی حدیثیں گھڑلی ہیں

بعض لوگوں نے اس مضمون کی احادیث بھی گھڑی ہیں جن سے معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا خدا ہونا ثابت کیا ہے چنانچہ ایک حدیث یہ گھڑی ہے اَنَا عَرَبٌ بِلَا عَیْنٍ اس کے الفاظ ہی بتلا رہے ہیں کہ کسی جاہل نے فرصت میں بیٹھ کر گھڑی ہے۔ بھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیستان کی کیا ضرورت تھی، آپ نے صاف ہی کیوں نہ فرما دیا۔ انا رب ہیر پھیر کے ساتھ انا عرب بلا عین کہنے کی کیا ضرورت تھی، پھر اس سے مدعا کیونکر حاصل ہوا۔ کیونکہ عربٌ میں با مشدد نہیں ہے مخفف ہے تو عین نکال کر ربٌ بلا تشدید باقی رہا اور یہ کوئی لغت نہیں ہے۔ رب بالتشدید ثابت نہ ہو دوسرے آپ عرب کہاں تھے آپ تو عربی تھے پھر انا عرب میں حمل کیونکر صحیح ہوگا۔ حدیث ہی گھڑی تو ایسی جس کے سر نہ پاؤں۔ جس میں ایک ادنیٰ طالب علم بھی غلطیاں نکال سکتا ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ آپ کے کلام میں کسی کی مجال نہیں کہ انگلی بھی دھر سکے اسی لئے محدثین نے فرمایا ہے کہ رکاکت الفاظ بھی حدیث کے موضوع ہونے کی علامت ہے اور یہاں تو رکاکت الفاظ کے ساتھ مضمون بھی رکیک ہے کیونکہ اس سے ربٌ ہونا نہیں نکلتا۔ بلکہ ربٌ نکلتا ہے۔ اور ربٌ بلا تشدید ایک مہمل لفظ ہے، ایک حدیث یہ گھڑی ہے۔ اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْمٍ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو ان سے حالت سکر[1] میں صادر ہوا اور قابل تاویل ہے اور اگر تاویل نہ کی جاوے تو قابل رد ہے کیونکہ غلبہ حال کے اقوال و افعال قابل اعتبار نہیں ہوتے ایک حدیث یہ گھڑی ہے۔ رَأَیْتُ رَبِّیْ یَطُوْفُ فِیْ سِکَکِ الْمَدِیْنَۃِ یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ انھوں نے آپ کو مدینہ کی گلیوں میں دیکھا تو فرمایا رأیت ربی یطوف فی سکک المدینۃ کہ میں نے خدا کو مدینہ کی گلیوں میں گھومتے ہوئے دیکھا۔ بس پھر تو ہر صوفی خدا ہو گیا۔ جیسے ایک جاہل صوفی کہتا ہے نعوذ باللہ ع -

ع اللہ جسے کہتے ہیں واللہ میں ہی ہوں۔

جاہلوں کے خرافات

ان بیوقوفوں نے تصوف کو ان خرافات سے بدنام کر دیا۔ مخالفین بھی ان باتوں پر ہنستے ہیں۔ ایک انگریز ایک مسلمان سے کہتا تھا کہ ہم پر خدا کے تین کہنے پر اعتراض کرتا ہے تمہارا اڈپی (صوفی) تو ہر چیز کو خدا کہتا ہے۔ یہ مسئلہ وحدۃ الوجود کا ناس مارا ہے ان جاہلوں نے اس کی حقیقت تو سمجھی نہیں۔ بس یہ سمجھے کہ ہر چیز کو خدا کہنے لگے ان ہی لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بشریت سے نکالنے کی کوشش کی تھی حالانکہ واقعات اس پر یقینی شاہد ہیں کہ آپ بشر تھے چنانچہ اکل و شرب بول و براز سے آپ

[1] مستی و بے ہوشی [2] میں نے اپنے رب کو مدینہ کی گلیوں میں پھرتے ہوئے دیکھا